قربانی کا جانور مر جائے، تو دوسرا کم قیمت والا لینا

ریفرنس نمبر: Aqs 1858 تاریخ: 22-07-2016

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک مالدار، غنی شخص نے قربانی کا جانور خریدا اور وہ قربانی سے پہلے مر گیا، تو کیا نیا جانور اتنی ہی قیمت کا لینا ضروری ہے یا پھر کم قیمت کا بھی لے سکتا ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔ سائل: فیصل عطاری (صدر کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اس غنی شخص کو اختیار ہے کہ جو بھی قربانی کے قابل جانور ہو، اسے قربان کر سکتا ہے۔ پہلے جانور کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ یا کم قیمت والا لینا، سب کی اجازت ہے، کیونکہ جانور مر جانے کی صورت میں دوسرے کم قیمت والے جانور کی قربانی کرنے سے پہلے جانور سے کسی قسم کے منافع حاصل نہیں کیے جا رہے اور جب کسی قسم کے منافع حاصل نہیں کیے جا رہے، تو اب کم قیمت والے جانور کی قربانی میں بھی کوئی حرج نہیں، ہاں قربانی کے لیے خریدنے کے بعد غنی شخص اگر جانور بدلنا چاہے، تو حکم یہی ہے کہ اس جانور سے اعلیٰ جانور سے بدلنے کی اجازت ہے، پہلے جانور کی مثل یا اس سے کم قیمت والے سے بدلنے کی اجازت نہیں، مگر مر جانے کی صورت میں یہ حکم نہیں ہے، بلکہ فقہائے کرام مطلقاً فرماتے ہیں کہ دوسرا کوئی جانور قربان کرے اور اپنا واجب ادا کرے، البتہ بہتر یہ ہے کہ اچھا، فربہ جانور ذبح کیا جائے۔

یاد رہے کہ یہ مسئلہ غنی کے پہلے جانور کے مر جانے کی صورت میں ہے، البتہ چوری یا گم ہونے اور ایام قربانی تک اسے دوبارہ مل جانے کی صورت میں مسئلہ جدا ہے۔

چنانچہ ہدایہ شریف میں ہے: " قالوا إذا ماتت المشتراۃ للتضحیۃ علی الموسر مکانھا أخری ولا شيء علی الفقیر "یعنی فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قربانی کے لیے خریدی گئی بکری مر گئی ہو، تو خوشحال، غنی پر دوسری بکری کرنا لازم ہے، جبکہ فقیر پر کچھ لازم نہیں۔

(الھدایۃ، کتاب الاضحیۃ، جلد4، صفحہ 407، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اس کی شرح بنایہ میں ہے: ” إذا ماتت المشتراة للتضحية على الموسر مكانها أخرى أي قال المشائخ رَحِمَهُمُ الله إذا ماتت الشاة المشتراة لأن التضحية على الغني مكان هذه شاة أخرى ولا شيء على الفقير يعني إذا ماتت المشتراة لأنها كانت متعينة وماتت كما ذكرنا“ترجمہ: قربانی کے لیے خریدی ہوئی بکری جب مر جائے، تو غنی پر دوسری بکری کی قربانی کرنا لازم ہے۔ یعنی مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب قربانی کے لیے خریدی ہوئی بکری مر جائے، (تو یہ حکم ہے) کیونکہ غنی پر اس کی جگہ دوسری کرنا لازم ہے اور فقیر پر کچھ بھی نہیں ہے یعنی جب فقیر کی قربانی کے لیے خریدی ہوئی بکری مر جائے، (تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے) کیونکہ فقیر کے لیے وہی معین تھی اور وہ مر گئی ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

(البنایہ، کتاب الاضحیۃ، جلد12، صفحہ43،44، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ” قربانی کا جانور مر گیا، تو غنی پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمہ دوسرا جانور واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور گم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور اوس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا، اب وہ مل گیا، تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں جس ایک کو چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے۔ مگر غنی نے اگر پہلے جانور کی قربانی کی تو اگرچہ اس کی قیمت دوسرے سے کم ہو کوئی حرج نہیں اور اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے، تو جتنی کمی ہے اوتنی رقم صدقہ کرے، ہاں اگر پہلے کو بھی قربان کر دیا، تو اب وہ تصدق واجب نہ رہا۔“

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ342، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

01ذو الحجۃ الحرام 1441ھ/22جولائی 2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے